بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام صلح" اور اس کا عجیب و غریب "امیر المومنین"

مولوی محمد علی صاحب کو ان کے ایک پرسنل اسسٹنٹ نے ازراہ آقا نوازی جب "امیر المومنین" کا خطاب بخشا۔ اور پھر اس نے "ایڈیٹر پیغام صلح" کا منصب مل جانے پر نقال بن کر اس کا بے ڈھب استعمال شروع کر دیا۔ تو ہم نے بار بار پوچھا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیوں ہو رہا ہے۔ لیکن عرصہ تک صدائے برخواست والا معاملہ رہا اب جبکہ زیادہ مضبوط گرفت کی گئی۔ اور یہ ثابت کیا گیا۔ کہ "پیغام صلح" اپنے "حضرت امیر" کے متعلق غلو اختیار کرنے میں اس قدر اندھا۔ اور عقل و سمجھ سے اتنا بیگانہ ہو چکا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو الفاظ صرف سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے مخصوص ہیں۔ وہ بھی اس نے مولوی محمد علی پر چسپاں کرنے شروع کر دیئے ہیں؟ تو "پیغام صلح" کو چاروناچار اس لئے مُہر خاموشی توڑنی پڑی۔ کہ جن لوگوں کی خاطر مولوی محمد علی وغیرہ احمدیت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ نہ بدک جائیں۔ اور "امیر المومنین" کہلانا بہت مہنگا پڑے۔ لیکن جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا ایک ایک فقرہ بتا رہا ہے۔ کہ دفع الوقتی کی گئی ہے جیسا کہ اکھڑے اکھڑے فقرے۔ ژولیدہ عبارتیں۔ اور الجھی ہوئی بندشیں بتا رہی ہیں۔ اور ہمارے اصل مطالبہ کو سراسیمگی اور پریشان نگاری کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

ہم جو مطالبہ کرتے چلے آ رہے ہیں اور جو ابھی تک قائم ہے۔ مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب خود فرما چکے ہیں۔ کہ انہیں اسی قسم کا امیر مقرر کیا گیا۔ جس قسم کا سفر پر جانے والے دو آدمی آپس میں سے ایک کو بنا لیتے ہیں اور آج تک وہ خود اور ان کے ہم خیال انہیں "امیر قوم" ہی کہتے چلے آئے ہیں تو اب اس کی بجائے "امیر المومنین" کیوں کہا جاتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ "امیر قوم" اور "امیر المومنین" کے مفہوم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ "امیر المومنین" اسلام کی ایک نہایت شاندار اصطلاح ہے اور "امیر قوم" محض غیر مبایعین کا ایجاد کردہ ڈھونگ۔ اب جبکہ اس ڈھونگ کی بجائے اسلامی اصطلاح اختیار کی جا رہی ہے۔ تو اس کی کوئی معقول وجہ بھی بتانی چاہیئے۔

مگر باوجود اس کے کہ بصد مشکل جواب میں قلم اٹھایا گیا۔ معقول چھوڑ کوئی غیر معقول وجہ بھی نہیں بتائی گئی۔ البتہ نہایت جلالی شان میں یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ "سنیئے! یہ معاملہ بہت ہی آسان ہے۔ امیر قوم۔ امیر جماعت احمدیہ اور امیر المومنین کے الفاظ ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہماری قوم کے افراد مومن ہیں اور المومنین سے ہماری مراد کل دنیا کے مومن نہیں۔ تو اگر ہم یہ کہہ دیں۔ کہ ہمارے امیر امیر المومنین ہیں۔ تو اس میں غلو کیا ہے۔ مطلب اس کا بھی وہی ہے۔ کہ ہماری جماعت یا قوم کے جو مومنین کا ایک گروہ ہے۔ امیر ہیں"۔ "پیغام صلح" نے اسے بہت ہی آسان معاملہ قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی جو تشریح کی ہے۔ اس نے اسے اور زیادہ ناقابل فہم بنا دیا ہے۔ جب "پیغام" کے نزدیک "امیر قوم" "امیر جماعت" اور "امیر المومنین" کا ایک ہی مفہوم ہے تو مدت کے اختیار کردہ الفاظ "امیر قوم" یا "امیر جماعت" کو چھوڑ کر "امیر المومنین" کا نیا لقب کیوں دیا جا رہا ہے۔ جبکہ اس میں کوئی نئی یا زائد بات بھی نہیں پائی جاتی۔ کہا گیا ہے۔ کہ "پیغام صلح" کا یہ "ایمان" ہے۔ "ہماری قوم کے افراد مومن ہیں"۔ اگر اس کا پہلے یہ "ایمان" تھا۔ کہ غیر مبایعین کی قوم کے افراد مومن نہیں۔ اور اب اس پر یہ منکشف ہوا ہے۔ کہ اس کی قوم کے افراد مومن ہیں۔ تو بے شک وہ اپنے امیر کو "امیر المومنین" کہہ لے۔ لیکن اگر وہ اس وقت بھی اپنے آپ کو مومن سمجھتے تھے جبکہ انہوں نے اپنے لئے "امیر قوم" بنایا اور "امیر قوم" مان کر ان کے مومن ہونے میں اہا سال تک کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو اب کیوں اسے تبدیل کرنے کی ضرورت لاحق ہو گئی۔

پھر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کیوں "المومنین" سے "پیغام" کے نزدیک "کل دنیا کے مومن نہیں"۔ اگر وہ لوگ بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کذاب اور مفتری سمجھتے ہیں۔ غیر مبایعین کے نزدیک مومن ہیں۔ تو پھر "المومنین" سے انہیں وہ خارج کر ہی کیونکر سکتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ یوں تو مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہتے کہتے مُونہہ سوکھتا ہے۔ کہ ہم ہر کلمہ گو کو مومن سمجھتے ہیں۔ اور ہر شخص جو مسلمان کہلاتا ہے مومن ہے۔ لیکن جب اپنے ایک کلرک کی مہربانی سے "امیر المومنین" کا لقب اختیار کر لیا۔ تو ان کا آرگن صاف اور کھلے الفاظ میں لکھ دے۔ کہ "المومنین سے مراد کل دنیا کے مومن نہیں"۔ اور اس طرح دنیا کے مومنین کو بلا وجہ اس انسان کے فیض امارت سے محروم کر دیا گیا جس کے متعلق "پیغام" نے اب پہلی دفعہ یہ ادعا کیا ہے۔ کہ "ہمارے نزدیک اس دور کے تمام انسانوں سے افضل ہے"۔ اگر کسی کا "امیر المومنین" بننا۔ اور اسے امیر المومنین تسلیم کرنا ضروری اور مفید چیز ہے۔ تو پھر کسی کو یہ حق کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو باوجود مومن قرار دینے کے خود ساختہ "امیر المومنین" کے حلقہ سے علیٰحدہ کر دے مگر "پیغام" اس لغویت کا ارتکاب کر رہا ہے جبکہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ "المومنین سے ہماری مراد کل دنیا کے مومن نہیں"۔ کیونکہ ایک طرف تو اس کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہے۔ مومن سمجھتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہتا ہے۔ کہ اس کا ساختہ "امیر المومنین" صرف غیر مبایعین کے لئے ہے۔

باقی رہا یہ کہ "پیغام صلح" "مولوی محمد علی صاحب" کے متعلق غلو کرتا ہوا نہایت بھونڈے پن کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس کے جواب میں "اعلیٰحضرت" اور "آنحضور" کے الفاظ استعمال کرنے کا اس نے اپنے آپ کو اس لئے حقدار قرار دیا ہے۔ کہ "آئے دن اخبارات اور سپاسناموں میں بادشاہوں اور نوابوں کے متعلق آنحضرت کے لفظ کو استعمال ہوتے دیکھتے ہیں"۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اگر یہ بتا دیا جاتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کہاں کے بادشاہ یا نواب ہیں۔ تو معاملہ صاف ہو جاتا۔ لیکن جب حالت یہ ہو۔ کہ مولوی محمد علی صاحب آج بھی نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہہ رہے ہوں۔ کہ "میں کوئی بڑا آدمی تو بن نہیں سکا"۔ (دیکھو ...) تو ان کے متعلق وہ الفاظ استعمال کرنا جو بادشاہوں اور نوابوں کے متعلق استعمال ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب کا مونہہ چڑانا اور انہیں غلو کا سراب دکھانا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ یہ الفاظ تو ہم نے بطور مثال اس لئے پیش کئے تھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ان کے حاشیہ بردار ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف "حضرت صاحب" کہنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ اصل اعتراض جس لفظ پر تھا۔ وہ "آنحضرت" تھا۔ اگرچہ "پیغام" نے اس کے متعلق بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن آخر اسے تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ اس سے مراد نبی کریم صلعم ہی ہوتے ہیں۔ اور ہم اس لفظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام بزور تلوار نہیں پھیلایا گیا

زمانۂ جنگ کے مقابلہ میں زمانۂ امن میں مسلمانوں نے زیادہ ترقی کی

آئے دن غیر مسلم بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسلام بزور شمشیر پھیلایا۔ ہر اس شخص پر تلوار اٹھائی۔ جس نے اسلام لانے سے انکار کیا۔ چنانچہ اب کے یوم التبلیغ کے موقعہ پر بھی اس قسم کے لایعنی اعتراضات کئے گئے۔ ایک شخص جنگوں کا حوالہ دے کر کہنے لگا۔ کہ یہ جنگیں بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام بزور پھیلایا گیا۔

اسلام نے کیا تعلیم دی

اس قسم کے خیالات کی تردید کے لئے سب سے پہلے میں اس تعلیم کو لیتا ہوں۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی گئی۔ جس پر وہ بڑی سختی سے کاربند تھے۔ اور جسے دوسروں تک پہونچاتے تھے۔ اگر اسلامی تعلیم کی رو سے دینی معاملات میں جبر کرنا یا کسی کو جبراً مسلمان بنانا ثابت ہو جائے۔ تو بے شک یہ معاملہ مشتبہ ہو جائے گا۔ اور کہا جا سکے گا۔ کہ شائد اسلامی جنگیں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے کی گئیں۔ لیکن اگر اسلام مذہب میں جبر ممنوع قرار دے۔ تو اس سے ثابت ہوگا۔ کہ جنگیں اس لئے نہ کی گئی تھیں۔ کہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ کیونکہ کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کہ ادھر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ یہی تعلیم خدا کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو سنائیں کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ ادھر ان کا عمل اس کے خلاف ہو۔

اس بارے میں اسلامی تعلیم یہ ہے خدا تعالے فرماتا ہے (۱) قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ (سورۂ کہف) یعنے اے رسول تو کہدے لوگوں سے کہ یہ اسلام حق ہے تمہارے رب کی طرف سے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے

(۲) پھر فرماتا ہے قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ۔ واللہ بصیرٌ بالعباد (آل عمران) یعنے اے رسول کہہ دے۔ اہل کتاب اور مشرکوں سے کہ کیا تم اسلام قبول کرتے ہو۔ (یعنے ان کو اسلام کا پیغام پہنچا دے) پس اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ہدایت پاگئے لیکن اگر وہ اس دعوت کو رد کردیں۔ تو تیرا کام صرف پیغام پہونچا دینا ہے اور اللہ تعالے اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام نے دین کے معاملہ میں ہر شخص کو اس کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ کہ جو بات چاہے اختیار کرے۔ اور جسے چاہے رد کردے۔

(۳) پھر سورۂ بقرہ میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنے دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جبکہ ہدایت اور گمراہی کا معاملہ اچھی طرح کھل چکا ہے اور یہ آیت اس وقت کی ہے۔ جبکہ مدینہ میں جنگوں کا آغاز ہوا۔

مذہب میں جبر نہ کرنے کی تعلیم کی پابندی

اسلام کی تاریخ سے پتہ ملتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ اس تعلیم کے کس قدر پابند تھے۔ ایک دفعہ جبکہ یہودی قبیلہ بنو نضیر اپنی غداری کی وجہ سے جلاوطن کیا گیا۔ تو ان کے ساتھ وہ لوگ بھی جانے کے لئے تیار ہوگئے جو انصار کی اولاد تھے۔ انصار نے انہیں اپنی اولاد سمجھتے ہوئے روک لینا چاہا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ چونکہ انصار کا مطالبہ لا اکراہ فی الدین کے خلاف تھا۔ اس لئے آپ نے انصار کے خلاف اور یہودیوں کے حق میں فیصلہ کیا۔ اگر لوگوں کو بزور مسلمان بنانا مقصود ہوتا تو انصار اپنی اولاد کو جو زمانۂ جاہلیت میں انہی کے ہاتھوں یہودی بنی تھی۔ کبھی نہ جانے دیتے۔ اور جب انصار اپنی اولاد کو بھی زبردستی مسلمان نہ بنا سکے۔ تو غیروں کے متعلق جبر و تشدد کا الزام لگانا کس قدر بعید از انصاف ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانۂ خلافت سے متعلق وثیق رومی کی روائت آتی ہے۔ کہ "میں حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں ان کا غلام تھا۔ وہ مجھ سے فرماتے رہتے تھے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ مگر میں انکار کر دیتا۔ اور وہ لا اکراہ فی الدین کہکر خاموش ہو جایا کرتے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے مجھے خود بخود آزاد کردیا۔ اور فرمایا اب تم جہاں چاہتے ہو چلے جاؤ۔"

بزور مسلمان بنانا تو الگ رہا۔ اگر کسی وجہ سے علم ہو جاتا۔ کہ فلاں شخص ڈر یا کسی طمع کی خاطر اسلام کا اظہار کر رہا ہے۔ تو اس کا اسلام قبول نہ کیا جاتا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ قبیلہ بنو ثقیف کا ایک قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آواز دے کر کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تم نے مجھے کیوں قید کر رکھا ہے۔ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر اس حالت سے قبل تم ایمان لے آتے تو خدا کے نزدیک تمہارا ایمان قابل قبول ہوتا۔ مگر اب نہیں۔

اسلامی جنگوں کی وجوہات

اس کے بعد یہ سوال رہ گیا۔ کہ مسلمانوں نے کن حالات میں اور کن کے خلاف تلوار اٹھائی۔ تاریخ کے واقعات بتاتے ہیں۔ کہ زیادتی مسلمانوں کی طرف سے کبھی نہ ہوئی بلکہ کفار نے ہی ان جنگوں کی بنا ڈالی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی مکہ میں ہی تھے۔ آپ پر اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر کفار مکہ نے جو جو ظلم ڈھائے۔ اور جس صبر کے ساتھ انہوں نے برداشت کئے۔ ان کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

تاریخوں سے ثابت ہے۔ کہ قریش مکہ نے مسلمانوں کو کئی سال سے مظالم کا تختۂ مشق بنا رکھا تھا۔ عرب جیسے جاہل اور آزاد ملک میں قریش جیسی وحشی اور متکبر قوم جو جو ظلم بھی کر سکتی تھی۔ وہ اس نے کئے مسلمانوں پر ہنسی مذاق اڑایا گیا۔ آوازے کسے گئے۔ فحش گالیوں کا ذکر ہی چھوڑو۔ رسیوں سے باندھ باندھ کر نہائت بے دردی کے ساتھ مارا گیا۔ چٹائیوں میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا۔ عرب جیسے گرم ملک میں دوپہر کے وقت جبکہ اوپر سے آگ برستی ہے۔ مکہ کے بھٹی کی طرح تپتے ہوئے میدان میں مسلمانوں کو ننگا کرکے لٹایا گیا۔

158

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کے سینوں پر گرم اور وزنی پتھر رکھے گئے۔ جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ قتل کیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلمانوں کے آقا و سردار کو ایذائیں دی گئیں۔ غنڈے پیچھے لگا کر پتھر برسائے گئے۔ حتے کہ آپ کا جسم لہولہان ہو گیا۔ آپ کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ مکہ کا ہر قبیلہ اپنے ناپاک ہاتھ آپ کے خون میں رنگنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اسلام کے پودہ کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی ٹھان لی۔ جب کفار کے مظالم کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ تو بعض صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اندفاع کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا۔ اِنّی اُمرت بالعفو فلا تقاتلو۔ (نسائی کتاب الجہاد) یعنے مجھے ابھی تک عفو کا حکم ہے۔ میں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مکہ سے ہجرت

مگر ساتھ ہی صحابہ رض کی تکلیف آپ سے نہ دیکھی جاتی تھی۔ آخر آپ نے ان کو مکہ سے ہجرت کر جانے کی اجازت دے دی۔ چند صحابہ ہجرت کر کے ابی سینیا چلے گئے۔ قریش مکہ نے ان کو واپس لانے کے لئے وہاں کے عیسائی بادشاہ نجاشی کے دربار میں وفد بھیجا۔ مگر ناکام رہے۔ پھر کفار نے فیصلہ کیا۔ کہ تمام قبیلوں کے آدمی جمع ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیں۔ چنانچہ رات کے وقت کفار نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اسی وقت خدا نے اس منصوبہ کی اطلاع آپ کو دے دی۔ اور ہجرت کا حکم ہو گیا۔ اس پر آپ اللہ کا نام لے کر رات کو نکل گئے۔ اس پر کفار نے آپ کو زندہ یا مُردہ گرفتار کر کے واپس لانے والے کے لئے دو سو اونٹ انعام مقرر کیا مگر آپ مدینہ پہونچ گئے۔ کفار نے اپنے منصوبے میں ناکام ہو کر عرب کے تمام قبیلوں میں پھر کر ہر قبیلہ۔ اور ہر قوم کو مسلمانوں کے خلاف اُکسایا اور ان کو جنگ پر آمادہ کیا۔ قریش کے خونی ارادے اس خط سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جو انہوں نے آپ کے ہجرت کر جانے کے بعد مشرکین مدینہ کے رؤسا کو لکھا۔ اور جس میں ان کو دھمکی دی۔ کہ تم نے ہمارے آدمی کو پناہ دی ہے۔ اب بھی تم ہماری سزا سے بچ نہیں سکتے۔ یا تو تم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے شہر سے نکال کر اس کے خلاف جنگ کرو یا کم از کم اُسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم اپنا سارا لشکر لے کر تمہیں قتل کر دیں گے۔ اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اس خط کے الفاظ یہ ہیں

انکم اٰویتم صاحبنا وانا نقسم باللہ لتقاتلنہ او تخرجنہ اولنسیرن الیکم باجمعنا حتیٰ نقتل مقاتلتکم ونستبیح نساءکم۔ یعنی تم نے ہمارے آدمی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ اور ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یا تو تم اُس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے خلاف جنگ کرو۔ یا کم از کم اس کو اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر تم پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ اور تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے۔ اور تمہاری عورتوں کو اپنے لئے جائز کر لیں گے۔

مدینہ پر حملہ کا تہیّہ

آخر کفار کا ایک بڑا لشکر جو مسلمانوں کی جماعت سے کہیں زیادہ تھا۔ پورے ساز و سامان کے ساتھ مدینہ پر حملہ آور ہونے کی نیت سے مکہ سے روانہ ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا۔ تو آپ بھی مسلمانوں کی کمزور سی جماعت کو لے کر جو تین سو تیرہ صحابہ پر مشتمل تھی۔ بدر کے میدان میں پہونچ گئے۔ لشکر قریش جس کی تعداد ایک ہزار نفوس سے اوپر تھی۔ بدر کے میدان میں ڈیرہ ڈالے پڑا تھا۔ اس میں مکہ کے بڑے نامی بہادر اور رؤسا شامل تھے۔ ظاہری اسباب کچھ ایسے تھے۔ کہ مسلمانوں کے لئے فتح بالکل ناممکن تھی۔ مگر خدا تعالےٰ نے کفار کو شکست فاش دی۔ اور اس جنگ میں اُن کے سردار تمام کے تمام آپ کی پیشگوئی کے مطابق قتل ہوئے اور وہ اپنے ستر مقتولین چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور اتنی ہی تعداد ان کے قیدیوں کی مسلمانوں کے ہاتھ آئی۔ اب کوئی غور کر کے بتائے۔ کہ کیا اس لڑائی کی ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ اور اس لئے ہوئی۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ہرگز نہیں۔

صحابہ رض کی زندگیاں جبر کے منافی

پھر صحابہ رض کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے بھی ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ کیا وہ خود جبراً مسلمان بنائے گئے تھے۔ یا خود بخود اسلام کی خوبیوں سے متأثر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ سچے اور دلی ایمان کے بعض نشانات ہیں اور یہ نشان ہرگز اس شخص میں نہیں پائے جا سکتے۔ جسے ڈرا کر یا کوئی اور طمع دے کر مسلمان بنایا گیا ہو۔ مثلاً سچے ایمان میں اخلاص ہوتا ہے۔ محبت پائی جاتی ہے۔ قربانی کی روح ہوتی ہے اور غیرت پائی جاتی ہے۔ یہ باتیں اس شخص میں پیدا ہونا ناممکن ہیں۔ جس کا ایمان محض دکھاوے کا ہوتا ہے۔ ہم صحابہ رض کو دیکھتے ہیں۔ کہ کیا ان میں فداکاری تھی۔ کیا ان کے دل اخلاص سے پُر نہ تھے۔ کیا ان میں غیرت کی کمی تھی۔ اور کیا ان میں قربانی کی روح نہ پائی جاتی تھی۔ اگر صحابہ رض کی زندگیوں کا ہر کارنامہ ان کی محبت۔ اخلاص غیرت۔ اور قربانی کا شاہد ہے۔ تو یہ ظلم عظیم ہو گا۔ کہ اُن کے ایمان کی سچائی پر شبہ کیا جائے۔

عکرمہ جس کا باپ ابوجہل جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون کا پیاسا تھا۔ خود کئی جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لڑا۔ جب مسلمان ہوا۔ تو اس کا یہ حال تھا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں اس نے کمال جان نثاریاں دکھائیں ایک جنگ میں جبکہ گھمسان کا رن پڑا۔ اور لوگ کٹ کٹ کر گر رہے تھے عکرمہ اپنے چند ساتھیوں کے سمیت باغیوں کی افواج کے قلب پر حملہ آور ہوا۔ بعض لوگوں نے اُسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ اور سمجھایا کہ اس وقت لڑائی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس طرح دشمن کی فوج میں گھس جانا ٹھیک نہیں ہے مگر عکرمہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ کہ "میں لات و عزےٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلاف لڑتا رہا ہوں۔ کیا آج خدا کے رستہ میں لڑنے سے پیچھے رہ جاؤں۔ چنانچہ وہ دشمن کی فوجوں میں جا گھسے۔ اور کمال جانفشانی سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ لڑائی کے خاتمہ پر معلوم ہوا۔ کہ ان کی لاش تلوار اور نیزوں کی ضربوں سے چھلنی ہو گئی تھی۔

امن کے زمانہ میں مسلمانوں نے زیادہ ترقی کی

ایک اور ثبوت اس بات کا کہ اسلامی جنگیں لوگوں کو بزور مسلمان بنانے کی غرض سے نہیں کی گئیں۔ یہ ہے۔ کہ جنگوں کے زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل رہی مگر صلح کے زمانہ میں انہوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ ہجرت کے دوسرے سال ہی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور پہلی لڑائی بدر کے میدان میں ہوئی۔ اس میں مسلمان تین سو تیرہ تھے۔ دوسری جنگ اُحد کے مقام پر ۳ھ میں ہوئی جس میں سات سو مسلمان شریک جہاد ہوئے۔ تیسری لڑائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزوۂ خندق یا احزاب کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی۔ بعض کے نزدیک تین ہزار تھی۔ چونکہ یہ لڑائی مدینہ میں ہوئی۔ اس لئے شاید بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں سب کو ساتھ شامل کر لیا ہو۔ اس کے بعد سنہ ۸ھ میں غزوۂ حدیبیہ وقوع میں آیا۔ اس کے بعد تقریباً پونے دو سال امن رہا۔ اس قلیل وقت میں مسلمانوں کی تعداد میں جو غیر معمولی اضافہ ہؤا۔ اس کا اندازہ ہم غزوہ فتح مکہ سے لگاتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد جنہوں نے مکہ پر چڑھائی کی دس ہزار تھی۔ یہی وہ دس ہزار قدوسی تھے جو بائیبل کی پیشگوئی کے مطابق فاران کی چوٹیوں پر سے نمودار ہوئے تھے۔ اس قلیل وقفہ میں مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ بلکہ جنگیں اسلام کی ترقی میں روک بنی رہیں۔ اور مسلمانوں کو مجبوراً ان میں الجھنا پڑا ؛

سردار بشارت احمد ازکھاڑہ

ایک احمدی کی قابلِ تعریف خدمتِ خلق

اب کے ایام میلہ چوہا سیدن شاہ وکٹاس بمقام کھیوڑہ میری ڈیوٹی اڈا لاریاں پر لگائی گئی تھی۔ اور مجھے ۱۰ تا ۱۳ اپریل کھیوڑہ احمدیہ لائبریری میں ٹھہرنے کا اتفاق ہؤا۔ ایام میلہ میں تمام مذاہب کے لوگوں کا گزر کھیوڑہ سے ہؤا۔ ملک محمد ہاشم صاحب احمدی جنہوں نے احمدیہ لائبریری کی بلڈنگ تیار کرائی ہے۔ ہر مذہب کے لوگوں سے نہایت عمدہ سلوک کرتے رہے اگر تمام مسلمان اسی طرح سے ہر مذہب کے لوگوں سے سلوک کرنا اپنا فرض منصبی سمجھیں تو انشاء اللہ بہت جلد اسلام کی فتح ہو سکتی ہے۔ ملک صاحب مخلوق خدا کی خدمت کا قابل تعریف فرض ۹۴ موم نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار غلام نبی کیس کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع جہلم

سیٹھ غلام محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے اپنے ماموں جناب سیٹھ جی۔ ایم ابراہیم صاحب کے مختصر حالاتِ زندگی انگریزی زبان میں لکھ کر ارسال فرمائے۔ جن کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

مرحوم ایک نہایت معزز اور متمول خوجہ خاندان کے فرد تھے۔ اور بمبئی میں سیٹھ غلام حسین سولجی جیوراج کے نام سے مشہور تھے۔ وہاں چونکہ ان کی فرم کو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس لئے غیر ممالک میں چلے گئے۔ اور بیس سال تک یورپ وامریکہ میں رہے۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ شیعہ تھے۔ اور بیس سال کا عرصہ چونکہ آپ نے عیسائی سوسائٹی میں بسر کیا تھا۔ اس لئے آپ نے وہ تمام خصائل حسنہ وسیئہ اختیار کر رکھے تھے جو عیسائی تمدن میں پائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ لیکن چونکہ آپ کے لئے دولتِ ایمان وایقان مقدر رکھی تھی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے آپ کی دستگیری کی۔ چنانچہ وفات سے قریباً سترہ سال قبل آپ احمدیت کی آغوش میں آگئے

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کی زندگی یکسر بدل گئی۔ آپ کے افکار واعمال میں ایک نہایت نیک تغیر رونما ہو گیا چنانچہ آپ نہ صرف پنجگانہ نمازیں باقاعدہ ادا کرتے بلکہ تہجد بھی پڑھتے تھے۔ رمضان کے تمام روزے بالالتزام رکھتے اور جب بھی تبلیغ احمدیت کا کوئی موقعہ میسر آتا اسے ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ حتی الوسع تبلیغ میں کوشاں رہتے اپنی اڑھائی سو ماہوار آمدنی میں سے پچاس روپے ماہوار چندہ ادا کرتے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکزی چندوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے تھے۔

قبول احمدیت کے بعد آپ نے تقوےٰ اور اخلاص میں اس قدر ترقی کی کہ آپ مستجاب الدعوات ہو گئے تھے چنانچہ آپ کے دوست مثلاً آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب اپنے خطوط میں آپ سے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی درخواست کرتے۔ آپ کو ان تمام احباب کے نام حفظ تھے جن کے لئے آپ نماز تہجد میں دعا کیا کرتے تھے۔

آپ نہایت خوش اخلاق تھے۔ جو شخص بھی آپ سے ملتا آپ کے مکارم اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ اور ہر وہ شخص جسے خواہ چند منٹ ہی آپ سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کے حسن اخلاق کا مداح ہے۔ آپ کی رفاقت ہر شخص کے لئے مسرت اور خوشی کا باعث ہوتی تھی ؛

طویل بیماری کے دوران میں گو آپ کے جسم کو تکلیف تھی۔ لیکن ذہنی طور پر آپ نہایت خوش وخرم نظر آتے تھے۔ اور یہ اسی ایمان او یقین کا نتیجہ تھا۔ جو آپ کو احمدیت کی وجہ سے حاصل ہؤا۔ آپ بسا اوقات یہ کہہ کر اپنے قلبی اطمینان کا اظہار کرتے۔ کہ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ اس نے اپنے کمال فضل وکرم سے احمدیت ایسے چشمۂ صداقت کی طرف میری رہنمائی فرمائی۔ اور مجھے تاریکی اور ظلمت سے نکال کر روشنی اور نور میں لا کھڑا کیا۔ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں۔ بلکہ موت تو میری دوست ہے۔

آپ کہا کرتے تھے میں دوسروں پر بوجھ بننا نہیں چاہتا۔ بلکہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرنا پسند کرتا ہوں چنانچہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک لفظاً اور معناً اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ۷ اپریل کی شب کو گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر پچھتر سال کی عمر میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اور ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جس رات فوت ہوئے مسٹر دوست محمد صاحب سپیشل مجسٹریٹ ابن خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب او۔ بی۔ ای نے رویا دیکھا کہ فوجی سپاہیوں کا ایک دستہ مرحوم کے بنگلہ پر کھڑا ہے۔ جب انہوں نے سپاہیوں سے وہاں جمع ہونے کا سبب دریافت کیا۔ تو جواب ملا۔ کہ اس شخصیت کے فوجی اعزاز کے لئے جس کا ابھی انتقال ہؤا ہے۔ اس پر مسٹر دوست محمد صاحب نے کہا مرحوم کا تو فوج کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ آپ غلطی سے یہاں آ گئے ہیں۔ سپاہیوں نے جواب دیا۔ ہم غلطی سے یہاں جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ صحیح طور پر اسی شخصیت کے اعزاز کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ مسٹر دوست محمد یہ سن کر جب بنگلہ کے اندر گئے تو دیکھا کہ مرحوم تندرست ہیں اور پھل کھا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ کو مردہ دیکھا لیکن آپ زندہ ہیں۔ جواب ملا میں زندہ ہوں مردہ نہیں۔

دوسری رویا اسی رات جبکہ مرحوم کے تمام قریبی رشتہ داران کے بنگلہ میں ان کی میت کے پاس جمع تھے۔ خان بہادر صاحب کی بیوی نے دیکھا کہ مرحوم زندہ ہیں اور پھل کھا رہے ہیں اسی قسم کے رویا جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور سیٹھ محمد غوث صاحب کی دختر نے بھی دیکھے۔ یہ تمام رویا ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کا ایمان واخلاص ثمر آور ہؤا اور وہ خدا تعالےٰ کے مقربین میں داخل ہو گئے۔

مرحوم کی موت اور موت کے بعد کے حالات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے یہ رویا اس لئے دکھائے تا لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ احمدی حقیقی مومن ہیں اور تمام سچے احمدی خدا تعالےٰ کے نزدیک معزز ہیں۔ غرض مرحوم کی زندگی اور موت اور اس طرح انجام بخیر ہونا بھی احمدیت کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس احرار پر مسلم اخبارات کا تبصرہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

اس مسجد فروش ٹولی کو جس کا نام احرار ہے شہید گنج کا سودا بہت ہی مہنگا پڑا۔ وہ نہ دین کے رہے نہ دنیا کے سخت جان البتہ ضرور ہیں اور ہر حالت میں زندہ رہنا چاہتے ہیں

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

پنجاب سے ان کے اقتدار کا جنازہ جب بڑی دھوم سے نکل چکا۔ تو انہوں نے لکھنؤ میں جا ڈیرا جمایا تاکہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے مسلمانوں ہی پر اپنا رنگ جمائیں۔ لیکن وہاں بھی جو ان کی گت بنی اور شیعوں اور سنیوں دونو جماعتوں کی طرف سے ان کی جو خاطر مدارات کی گئی۔ اس کا خیال کر کے وہ آج یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔ کہ ع

ہر زمیں کہ رسیدیم آسماں پیداست

احرار پولیٹیکل کانفرنس لکھنؤ پر جو تبصرے اخبارات میں ہو رہے ہیں۔ ان کا ایک ایک لفظ احرار کے لئے زہر میں بجھے ہوئے نشتر کا حکم رکھتا ہے۔

"حقیقت" لکھنؤ جس کے دل میں احرار کی حمایت کی تھوڑی سی بہت گنجائش اپنی فراخ حوصلگی کے باعث ضرور موجود ہے۔ اس کڑوی کسیلی حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکا کہ

خود مسلمانوں میں جن جماعتوں کو احرار نے اپنا مخالف اور دشمن بنا لیا تھا۔ انہوں نے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنجاب میں احرار کا جو اثر تھا۔ وہ روپیہ میں چھ آنے بھی نہیں رہا۔ لکھنؤ کے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اس (احرار پولیٹیکل کانفرنس) میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔ اور شیعہ صاحبان اس سے بالکل علیحدہ رہے

"النجم" جو احناف لکھنؤ کا سب سے بڑا ترجمان ہے احرار کو ذیل کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے ؎

غضب ہیں یہ مرشدان خود بیں خدا ہی اس قوم کو بچائے
بگاڑ کر سارے مسلموں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں

احرار کی تاریخ میں مسجد شہید گنج کی تحریک کا صفحہ سیاہ ہے پھر اس سلسلہ میں احرار نے جو دوسری جماعتوں سے جنگ کی وہ محض اقتدار کی جنگ تھی۔ اور کیا بزرگان احرار اس تلخ حقیقت سے ناواقف ہیں۔ کہ ان کی جنگ نے مسلمانان پنجاب کو کس قدر سیاسی نقصان پہنچایا ہے۔ احرار نے پنجاب کے بعد یو۔پی کا رخ کیا۔ یہاں جمعیۃ احرار قائم ہوئی۔ لیکن یہاں بھی احرار کی پوری تاریخ حیات نہایت افسوسناک نوعیت رکھتی ہے۔ امتناع مدح صحابہ کے خلاف ہنگامہ خیز کارروائیاں شروع کیں آئینی کارروائیوں کو برا سمجھے۔ شہید گنج کے معاملہ میں جس ہنگامہ کو نامعقول اور سیاست فہمی سے بعید قرار دیا تھا اسی کو یہاں اختیار کیا۔ اور جس آئین پسندی کو وہاں اپنا طریق کار بنایا تھا یہاں اسی کو لعنت قرار دیا۔ جن لوگوں کو خدمات کار سپرد ہوئیں۔ وہ اہلیت وصلاحیت کار سے قطعی تہی مایہ تھے ان میں دانشمندی کی جگہ کوتاہ اندیشی کارفرما تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ احرار کو تقویت پہنچانے کے بجائے الٹا نقصان پہنچا گئے۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ طریقہ سے علماء و فضلاء صلحا و اتقیا پر حملے کرنا شروع کئے۔ اکابر کی پگڑیاں اچھالنے کو انہوں نے خدمت قوم سمجھا۔ لکھنؤ اور غیر لکھنؤ پورے صوبہ میں ان کی یہی روش رہی۔ عام طور سے سمجھا گیا۔ کہ یہ جماعت ہی نامعقول ہے۔ جس کا کام شریفوں کو ذلیل کرنا۔ آپس میں جنگ کرانا۔ اور چندہ وصول کر کے شکم پروری کرنا ہے۔

شیعوں کا مقتدر اخبار "الواعظ" (لکھنؤ) احرار کی نسبت جو رائے رکھتا ہے وہ اقتباس ذیل سے واضح ہوگی

اگر کسی جمعیت کی حیثیت کا اندازہ اس کے صدر سے لگایا جا سکتا ہے۔ تو اس کے لئے ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس بسیط اشتہار کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ جو مطبع یوسفی لکھنؤ فرنگی محل سے شائع ہوا ہے۔ جس میں احرار پولیٹیکل کانفرنس کے صدر کے دستخطی خطوں کا چربہ چھپا ہوا ہے۔ یہ خط جو صدر موصوف کی طرف سے حادثہ مسجد شہید گنج میں حد درجہ نفرت خیز حرکات پر مشتمل اور اس کی تلقین ثابت کرتے ہیں ملاحظہ ہو صدر صاحب کے خط کی عبارت "مانا کہ مسجد کا معاملہ نہایت اہم ہے مگر اس میں حصہ لینے سے اگر کامیابی ہو بھی گئی تو نام ظفر علی خاں کا ہوگا۔ کیونکہ اس تحریک کا قائد وہی تسلیم کیا جا چکا ہے اور ہمارا اور مجلس احرار کا وقار سخت خطرہ میں پڑ جائیگا اور اکیلے ظفر علی خاں کی کامیابی بہت مشکل ہے۔"

تفو بر تو اے چرخ نیلوفری

مجلس احرار نے سیالکوٹ کو ہمیشہ سے اپنی قوت کا سب سے بڑا مرکز سمجھا ہے۔ سیالکوٹ ہی تھا جس کے لفنگے عنصر کی شریرانہ کوششوں سے مسٹر مظہر علی اظہر۔ ملک لال خاں کو شکست دے کر کونسل میں جانے کے قابل ہوئے۔ اس شہر نے آخر اپنی آنکھیں کھول مسٹر موصوف اور ان کی جماعت کو جو سند دی ہے۔ اس کی تفصیل "الواعظ" کی وساطت سے ملاحظہ ہو۔

"احرار بیت اللہ فروش اور غدار ہیں۔ اپنے شہر کو احراری فتنہ سے بچاؤ" یہ ہمارے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو اپنے کو اہلسنت کہنے والوں نے اخباروں اور پوسٹروں اور دستی اشتہاروں میں جماعت احرار کے لئے کہے۔ عین اس وقت جبکہ جماعت احرار پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کو باور کرانا چاہتی تھی کہ تمام مسلمانان ہند اس کے ہمنوا ہیں۔ اور احرار پراونشل کانفرنس اتنے بڑے پیمانے پر ہوگی۔ کہ شاید ہنگامہ محشر بھی اس کے آگے سرنگوں ہو جائے۔ ایک زبردست پوسٹر جو تقریباً ایک گز لمبا تھا۔ لکھنؤ کے در و دیوار پر انجمن نوجوانان اسلام سیالکوٹ پنجاب پروپیگنڈا سکرٹری کی طرف سے دکھائی دیا۔ اس کی لوح پر جلی حروف میں لکھا تھا۔ "اپنے شہر کو احراری فتنہ سے بچاؤ" اسی پوسٹر میں یہ بھی درج تھا۔ وہ مجلس جس نے اپنی پیدائش کے دن سے اب تک مسلمانوں کو بالخصوص اور ملک کو بالعموم اپنی غلط روش اور گمراہ کن چالوں سے مسلسل نقصان پہنچایا ہے یعنی جس نے میکلیگن کالج کی تحریک سے مسلمانوں کو رسوا کیا۔ جس نے تحریک کشمیر میں زندہ دلان سیالکوٹ کی بے نظیر قربانیوں کے باوجود اپنی خود غرضی اور کونسل طلبی کے لالچ میں مسلمانوں کو ایک تباہ کن شکست کے منہ میں دھکیل کر گلگت پر انگریزی قبضہ آسان کر دیا جس نے الور اور کپورتھلہ میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا کر ان کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کئے۔ اور آخری دفعہ جس نے قضیہ مسجد شہید گنج میں عام مسلمانوں سے علیحدہ رہ کر اپنی کونسل دوستی کا ثبوت دیا۔"

کیا مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی چوہدری افضل حق مولوی مظہر علی اظہر اور ان کے یاران سر پل رائے عامہ کے اس آئینہ میں اپنے چہروں کو دیکھنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ کیا مسلمان ان سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ اب بھی وہ اپنی نامبارک روش ترک کر کے سیدھے راستہ پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ (زمیندار ۱۸ اپریل)

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت بعض جدید اسامیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے قبل ان اسامیوں کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ جو عنقریب نظارت تعلیم و تربیت کے صیغہ میں بعض کارکنوں کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے خالی ہونے والی ہیں۔ ان اسامیوں کے علاوہ اس سال نظارت تعلیم و تربیت کے صیغہ میں بعض جدید اسامیاں بھی نکلی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔ خواہشمند اصحاب ۷ مئی ۱۹۳۷ء تک اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

(۱) ایک جدید اسامی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دینیات کی تعلیم کے لئے منظور کی گئی ہے۔ درخواست کنندہ مولوی فاضل پاس ہونا چاہئے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ جامعہ احمدیہ کا مبلغین کلاس پاس شدہ۔ یا او۔ ٹی ٹرینڈ ہو۔ نیز دینیات کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتا ہو تنخواہ پچیس روپے ماہوار دی جائیگی

(۲) ایک اسامی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پرائمری جماعتوں کی تعلیم کے لئے منظور ہوئی ہے۔ امیدوار نارمل پاس یا ٹرینڈ ہونا چاہئے۔ تنخواہ دس روپے ماہوار ہوگی۔

(۳) ایک تیسری اسامی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مڈل اور پرائمری جماعتوں کی تعلیم کے لئے منظور کی گئی ہے۔ درخواست کنندہ جے۔ وی یا ایس وی ٹرینڈ ہونا چاہئے۔ اور مڈل تک ریاضی پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ بیس روپے ماہوار دی جائے گی۔

(۴) ایک مدرس دینیات کی اسامی نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے منظور کی گئی ہے۔ درخواست کنندہ مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس پاس شدہ ہونا چاہئے اس کے علاوہ اگر او ٹی ٹرینڈ ہو۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ تنخواہ پینتیس روپے ماہوار ہوگی۔

(۵) دو مزید استانیاں نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے درکار ہیں۔ یہ استانیاں نارمل یا ایس وی ٹرینڈ ہونی چاہئیں۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار دے جائیگی۔

(۶) نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک اور استانی بارہ روپے ماہوار پر درکار ہے۔ یہ استانی نارمل ٹرینڈ ہونی چاہئے۔

(۷) نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک قابل بی۔ اے۔ یا ایم۔ اے پاس کی بھی ضرورت ہے۔ جو ان لڑکیوں کو انگریزی تاریخ اور اقتصادیات میں تعلیم دے سکے۔ جو ایف۔ اے اور بی۔ اے کے لئے تیار کرائی جاتی ہیں۔ الاؤنس پچاس روپے ماہوار دیا جائے گا۔ اس اسامی پر عورت اور مرد ہر دو کو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کے اہل سمجھے جائیں

یہ جملہ اسامیاں فی الحال عارضی ہیں۔ اور ضروری نہیں کہ مستقل کی جائیں۔

درخواست کنندگان کو چاہئے۔ کہ اپنی اپنی درخواست جو خود ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی چاہئے۔ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۷ مئی ۱۹۳۷ء تک میرے نام ارسال کر دیں۔ درخواست میں قابلیت تجربہ۔ عمر۔ تاریخ بیعت وغیرہ کی تشریح ضروری ہے۔ سرٹیفکیٹوں کی نقول ساتھ شامل کر دی جائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

تقرر سیکرٹری مال

چوہدری محمد حسین صاحب کا تقرر سیکرٹری مال کے عہدہ پر برائے مقامی جماعت منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

خریداران "الفضل" جن کو وی پی ہونگے

سات مئی کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

مندرجہ ذیل خریداران الفضل جن کا چندہ ۱۵ اپریل لغایت ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۷ مئی کو پرچہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ جو دوست رقم بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھجوانا چاہیں۔ یا اس سلسلہ میں کوئی اور اطلاع دینا چاہیں وہ اس امر کو نوٹ کر لیں۔ کہ کوئی تحریر جو ۸ مئی کے بعد دفتر میں پہنچے۔ اس کی تعمیل نہ کی جا سکے گی۔ جن خریداروں کے وی پی واپس آئیں گے ان کا پرچہ دفتری قواعد کے ماتحت بند ہو جائے گا۔

جو دوست قبل از وقت کوئی اطلاع نہ دیں گے۔ ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وی پی وصول کر لیں۔ اور خواہ مخواہ دفتر کو زیر بار نہ کریں۔

مینیجر

۵۷ - سید صادق حسین صاحب
۱۳۱ - چوہدری محمد نذیر احمد صاحب
۱۴۵ - ایم - ایم کریم بخش صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - سید محمد حسین صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۳ - ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۳۶۵ - منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۴۵ - مولوی رفیع الدین صاحب
۴۸۲ - ملک عبدالعزیز صاحب
۵۰۴ - سلیمان صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳ - مستری مہر اللہ صاحب
۹۶۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبدالقدوس صاحب
۱۲۸۵ - چوہدری غلام جیلانی صاحب
۱۳۳۲ - حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۱۵ - ایم شرف الدین صاحب
۱۴۳۰ - بابو محمد شفیع صاحب
۱۵۰۴ - ایم محمد صاحب
۱۵۱۵ - سید حبیب اللہ شاہ صاحب
۱۵۹۰ - بابو حیات محمد صاحب
۱۶۱۷ - بشارت علی خانصاحب
۱۷۴۱ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب

۲۰۴۴ - فیض محمد صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۳۱ - میر سکندر علی صاحب
۲۵۰۸ - مولوی نظام الدین صاحب
۲۵۴۷ - شجاعت حسین صاحب
۲۶۲۵ - بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۱۷ - مولوی غلام نبی صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطا محمد صاحب
۲۸۳۵ - ملک عزیز اللہ خان صاحب
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۸۶۳ - سلطان سرور صاحب
۲۹۱۴ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۳۹۹ - فضل الٰہی صاحب
۳۴۳۰ - عبدالعزیز صاحب
۳۴۳۷ - ہدایت اللہ صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم صاحب
۳۵۸۳ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۳۷۳۵ - اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۷۲۹ - بابو محمد امین صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۳۹۲۵ - محمد حسین خان صاحب
۳۹۴۸ - ایم - پی فخر الدین صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۱۹۱ - قمر الدین صاحب
۴۴۵۰ - منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۸۲۳ - شرف الدین صاحب
۵۰۸۴ - دوست محمد صاحب

۵۲۱۴ - اعراف اللہ صاحب
۵۳۳۰ - چوہدری سردار خان صاحب
۵۵۰۰ - ملک خدایار صاحب
۵۵۵۷ - برکت علی صاحب
۵۵۶۰ - چوہدری عبداللہ صاحب
۵۶۱۳ - کرم الٰہی صاحب
۵۶۱۴ - عبدالمجید خان صاحب
۵۷۰۵ - مسٹر محمد عمر صاحب
۵۷۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۷۸۳ - محمد شریف صاحب
۵۸۶۵ - محمد مدد علی صاحب
۶۱۲۲ - عبدالرشید خانصاحب
۶۲۱۴ - عبدالغفور صاحب
۶۳۰۴ - شیخ محمد حسین صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفٰے صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۳۶ - خدا بخش صاحب
۶۸۴۰ - مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۶۲ - نذیر حسین صاحب
۷۰۸۲ - ولی اللہ صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین خان صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۳۳ - نور احمد صاحب
۷۳۵۵ - ملک شیر خان صاحب
۷۴۱۳ - شیخ عبدالحلیم صاحب
۷۴۳۹ - نواب الدین صاحب
۷۴۶۱ - بابو عبدالغنی خانصاحب
۷۶۳۹ - امراز محمد و ابرار محمد صاحبان

۷۷۶۲ سیٹھ حسن صاحب
۷۷۸۰ عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰ پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۰۰۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۷۹۱۷۔ چوہدری غلام حسین ،،
۸۰۰۵ عطاء الٰہی صاحب ،،
۸۱۷۵ ڈاکٹر کریم الدین صاحب
۸۲۲۹ چوہدری غلام حسین ،،
۸۲۶۲ عبدالحق صاحب
۸۳۳۴۔ فضل الرحمٰن صاحب
۸۴۰۷ محمد حبیب علی خانصاحب
۸۴۳۹ عبدالعزیز صاحب
۸۴۵۷ قاضی شاد بخش صاحب
۸۴۵۹ سید وزارت حسین ،،
۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۵۸۶۔ ایچ حمید صاحب
۸۶۰۲۔ عبدالعزیز صاحب
۸۶۰۳۔ ایف عبداللہ صاحب
۸۶۴۱ احمد الدین صاحب
۸۶۶۱ راجہ غلام محمد صاحب
۸۷۳۰ صلاح الدین صاحب
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۳۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۸۰ حکیم محمد جمیل صاحب
۸۸۸۷۔ عاشق محمد صاحب
۸۹۱۶۔ عین علی شاہ صاحب
۹۰۱۷۔ حوالدار مظفر خانصاحب
۹۰۱۹۔ عبدالعزیز صاحب
۹۰۵۹ میاں محمد سلطان ،،
۹۰۷۷ سید حسام الدین ،،
۹۱۰۲ فیض محمد صاحب
۹۱۰۸۔ مولوی محمد خورشید عالم ،،
۹۱۵۸۔ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۷۰۔ خادم علی صاحب
۹۲۲۶۔ حاجی محمد صاحب
۹۲۳۳۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۹۲۴۰۔ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۵۔ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۴۷۔ عطاء اللہ صاحب
۹۲۹۴ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۱۰۔ شیخ احمد صاحب
۹۳۱۶۔ غلام احمد صاحب
۹۳۱۹۔ محمد محسن صاحب

۹۳۸۶۔ مولوی اے آر۔ ایم
خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۸۹۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۳۹۲۔ علی حیدر خانصاحب
۹۴۸۲۔ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۵۔ عنایت اللہ صاحب
۹۵۰۵۔ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۳۶۔ راجہ محمد نواز صاحب
۹۵۶۹۔ محمد حسین صاحب
۹۵۸۷۔ مولوی علی احمد صاحب
۹۶۲۲۔ لیفٹیننٹ ہادی علی خاں
۹۶۳۳۔ شیخ حبیب اللہ خانصاحب
۹۸۰۷۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۳۰۔ بابو فضل کریم صاحب
۹۸۶۳۔ عبدالواحد صاحب
۹۸۹۳۔ منشی کرم الدین صاحب
۹۹۰۲۔ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۲۳۔ محمد ہاشم صاحب بخاری
۹۹۴۴۔ چوہدری خانصاحب
۹۹۵۴۔ منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴۔ آئی اے حکیم صاحب
۹۹۷۸۔ حکیم عبدالصمد صاحب
۱۰۰۰۵۔ چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۲۶۔ جمیل احمد صاحب
۱۰۰۴۲۔ شیخ صدیق احمد خانصاحب
۱۰۰۴۳۔ نور محمد صاحب
۱۰۰۹۷۔ پیر محمد زمان صاحب
۱۰۰۹۹۔ چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۲۔ چراغ دین صاحب
۱۰۱۰۷۔ بجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۱۰۔ سید منور شاہ صاحب
۱۰۱۲۲۔ محمد افضل صاحب
۱۰۱۶۷۔ منشی گل محمد صاحب
۱۰۱۷۷۔ پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۲۰۷۔ شیخ محمد خورشید خانصاحب
۱۰۱۷۸۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۳۲۔ امام الدین صاحب
۱۰۲۴۵۔ حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۴۹۔ یعقوب خانصاحب
۱۰۲۵۱۔ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۵۸۔ ایم عطا محمد عبدالرحمٰن ،،
۱۰۲۶۵۔ بابو سردار احمد صاحب
۱۰۲۷۴۔ شیخ عظیم الدین صاحب

۱۰۲۸۳۔ کمال احمد صاحب
۱۰۲۸۹۔ غلام مولا خادم ،،
۱۰۲۹۴۔ نور حسن شاہ ،،
۱۰۳۲۰۔ عبدالواحد خاں ،،
۱۰۳۳۲۔ ایم۔ ایل مارکیٹر
۱۰۳۵۲۔ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۷۸۔ ملک فضل حسین ،،
۱۰۴۳۷۔ محمد سعید صاحب
۱۰۴۶۵۔ منشی احمد الدین ،،
۱۰۴۹۷۔ میر عبدالسلام صاحب
۱۰۵۱۱۔ ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۵۲۵۔ امام علی صاحب
۱۰۵۴۹۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب
۱۰۵۵۷۔ چوہدری محمد منصف
خان صاحب
۱۰۵۶۰۔ سردار علی شاہ صاحب
۱۰۵۶۵۔ پیارا لال صاحب
۱۰۵۶۹۔ عمر حیات خانصاحب
۱۰۵۸۲۔ عبدالرحیم خانصاحب
۱۰۵۸۳۔ محمد نواز خانصاحب
۱۰۶۰۰۔ میر مرید احمد خاں
۱۰۶۱۳۔ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۳۲۔ راجہ محمد افضل خانصاحب
۱۰۶۵۰۔ غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۹۔ شیخ محمد سعید صاحب
۱۰۶۹۲۔ ایس ایم حسن صاحب
۱۰۷۲۰۔ قاضی محمود الحسن ،،
۱۰۷۲۱۔ حافظ سخاوت علی ،،
۱۰۷۴۱۔ سیٹھ عبداللطیف ،،
۱۰۷۸۹۔ خان بہادر محمد علی خاں ،،
۱۰۷۹۸۔ ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب
۱۰۸۰۴۔ دی احمدیہ گرل سکول
۱۰۸۰۷۔ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۸۳۳۔ ایچ۔ ایس نیر صاحب
۱۰۸۴۰۔ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۴۲۔ الف۔ دین صاحب
۱۰۸۳۵۔ مینجر احمدیہ لائبریری
۱۰۸۵۶۔ فضل الدین صاحب
۱۰۸۶۷۔ نوازش علی صاحب
۱۰۸۷۶۔ ڈاکٹر شیخ احمد الدین ،،
۱۰۸۸۵۔ اللہ رکھا صاحب
۱۰۹۲۰۔ میر حمید اللہ صاحب

۱۱۰۰۰۔ حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۲۵۔ اخوند حفیظ اللہ صاحب
۱۱۰۳۱۔ ایس اے صوفی صاحب
۱۱۰۴۳۔ عبدالرزاق صاحب
۱۱۰۵۵۔ چوہدری غلام محمد خاں ،،
۱۱۰۸۹۔ شیخ ظفر الدین صاحب
۱۱۱۵۳۔ شیخ کریم بخش صاحب
۱۱۱۶۵۔ محمد احمد صاحب
۱۱۱۷۴۔ مولوی فضل الدین ،،
۱۱۲۰۳۔ گل محمد خاں صاحب
۱۱۲۱۷۔ سیکرٹری صاحب
۱۱۲۲۶۔ سید محمود صاحب
۱۱۲۴۳۔ چوہدری سلطان علی ،،
۱۱۲۶۱۔ ،، خورشید احمد صاحب
۱۱۲۶۷۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۳۰۶۔ سیٹھ الیاس صاحب
۱۱۳۱۰۔ محمد بخش صاحب
۱۱۳۱۱۔ نذیر محمد صاحب
۱۱۳۱۶۔ منشی برکت علی ،،
۱۱۳۹۶۔ مسرز احمدی اینڈ کو
۱۱۳۶۶۔ قاضی محمد حسین صاحب
۱۱۴۲۷۔ خان بہادر سعد احمد
خاں صاحب
۱۱۴۲۶۔ چوہدری مشتاق احمد ،،
۱۱۵۱۹۔ نذیر احمد صاحب
۱۱۵۲۱۔ عبدالحکیم صاحب
۱۱۵۵۵۔ ملک نصر اللہ خاں ،،
۱۱۵۷۹۔ محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۰۔ سلیمان خاں صاحب
۱۱۵۹۷۔ شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۲۵۔ محمد عالم صاحب
۱۱۶۴۴۔ ملک عزیز احمد صاحب
۱۱۶۷۵۔ محمد شریف صاحب
۱۱۶۶۷۔ سید محمد احمد صاحب
۱۱۷۰۳۔ ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۲۰۔ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۱۷۲۵۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۷۴۲۔ ایم اے ایاز صاحب
۱۱۷۴۹۔ رحیم الدین صاحب
۱۱۷۵۷۔ چوہدری بدر الدین ،،
۱۱۷۶۰۔ ،، بشیر احمد صاحب
۱۱۷۶۷۔ پیرجی عبدالمجید صاحب
۱۱۷۸۳۔ چوہدری منظور حسین ،،

۱۱۷۹۱۔ مرزا عزیز احمد صاحب
۱۱۷۹۸۔ ایم اے ستار صاحب
۱۱۸۱۱۔ مرزا محمد اسحٰق بیگ صاحب
۱۱۸۲۲۔ چوہدری محمد الدین صاحب
۱۱۸۲۷۔ عبدالکریم صاحب
۱۱۸۳۴۔ غلام محمد نذیر صاحب
۱۱۸۴۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۸۴۶۔ ابوالحمید صاحب
۱۱۸۴۸۔ غلام دستگیر صاحب
۱۱۸۵۰۔ بابو نور احمد صاحب
۱۱۸۵۳۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۱۸۶۱۔ چوہدری ،، ،،
۱۱۸۶۷۔ محمد یوسف ،،
۱۱۸۶۸۔ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۵۔ محمد ذاذ صاحب
۱۱۸۸۶۔ چوہدری سلطان علی ،،
۱۱۸۹۱۔ شیخ بشیر الدین صاحب
۱۱۸۹۲۔ محکم الدین صاحب
۱۱۹۳۲۔ سید سمیع اللہ صاحب
۱۱۹۹۷۔ جمعدار محمد خانصاحب
۱۲۰۱۱۔ چوہدری اللہ بخش ،،
۱۲۰۶۸۔ عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۰۹۶۔ محمد یوسف خانصاحب
۱۲۱۱۲۔ امام الدین صاحب
۱۲۱۲۱۔ ڈاکٹر این ایم احمد صاحب
۱۲۱۲۴۔ مسٹر عبدالکریم صاحب
۱۲۱۴۷۔ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۴۔ محمد حسین صاحب
۱۲۱۶۱۔ ایس ایم حسن صاحب
۱۲۱۷۲۔ محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۴۔ بابو مولا بخش صاحب
۱۲۱۸۵۔ مہتاب دین صاحب
۱۲۱۹۸۔ تجمل حسین صاحب
۱۲۲۰۴۔ بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۱۳۔ محمد افضل خانصاحب
۱۲۲۲۱۔ مسٹر نصیر احمد صاحب
۱۲۲۳۷۔ غلام محمد صاحب
۱۲۲۵۳۔ عبدالرب صاحب
۱۲۲۵۴۔ چوہدری غلام محمد ،،
۱۲۲۶۱۔ غلام احمد صاحب
۱۲۲۶۵۔ چوہدری حسین بخش ،،
۱۲۲۶۶۔ حافظ عبدالعزیز ،،
۱۲۲۶۷۔ چوہدری علی مرید ،،

۱۲۲۷۹۔ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۲۸۰۔ مستری محمد الدین صاحب
۱۲۳۰۰۔ چوہدری اللہ دتا صاحب
۱۲۳۰۱۔ ملک عبدالقادر صاحب
۱۲۳۰۳۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۲۳۰۵۔ بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۱۴۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۳۲۵۔ عبدالحکیم صاحب
۱۲۳۳۰۔ سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۳۳۔ چوہدری شاہ نواز ،،
۱۲۳۵۳۔ سید محمد یوسف صاحب
۱۲۳۵۵۔ لائبریرین صاحب
۱۲۳۵۶۔ عبدالحفیظ صاحب
۱۲۳۶۴۔ محمد علی صاحب
۱۲۳۶۷۔ چوہدری مبارک احمد ،،
۱۲۳۶۹۔ مولوی عطاء اللہ ،،
۱۲۳۷۱۔ ملک شیر بہادر خاں ،،
۱۲۳۷۲۔ ماسٹر عبدالقدوس ،،
۱۲۳۷۴۔ ملک محمد احسن صاحب
۱۲۳۷۸۔ ماسٹر محمد فضل الٰہی ،،
۱۲۳۹۰۔ بابو فضل محمد صاحب
۱۲۳۹۱۔ عبدالمجید صاحب
۱۲۳۹۳۔ محمد زمان صاحب
۱۲۳۹۵۔ ایم ایف کریم خاں ،،
۱۲۳۹۷۔ شیخ منظور الٰہی صاحب
۱۲۴۰۴۔ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۰۵۔ حاجی رحیم بخش صاحب
۱۲۴۱۰۔ ماسٹر کالے خاں ،،
۱۲۴۱۲۔ نذر محمد صاحب
۱۲۴۲۲۔ میاں غلام محمد صاحب
۱۲۴۲۴۔ خواجہ محمد یوسف ،،
۱۲۴۲۶۔ حکیم غلام زکریا خاں ،،
۱۲۴۲۹۔ مولوی حیات بخش ،،
۱۲۴۳۱۔ چوہدری کے دین ،،
۱۲۴۳۳۔ ماسٹر محمد عظیم صاحب
۱۲۴۳۴۔ چوہدری فیروز خانصاحب
۱۲۴۳۶۔ نصر اللہ خاں صاحب
۱۲۴۳۷۔ چوہدری مقبول احمد ،،
۱۲۴۴۱۔ سید شاہ سوار صاحب
۱۲۴۴۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۴۴۶۔ مینجر جاگیر مرزا رشید احمد ،،
۱۲۴۵۲۔ سردار غازی محمد خاں ،،
۱۲۴۵۴۔ ظہور احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء - عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

روزنامہ

اللہ اکبر

الامام غلام احمد قادیانی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عـہ ششماہی ہے سہ ماہی ۱۲/۳

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ شلنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق یکم مئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اپریل - آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ خدام بخیریت ناصر آباد (سٹیٹ سندھ) پہونچ گئے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج مسجد مبارک میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پھوپھی مائی کاکو صاحبہ کی طرف سے روزہ داروں کی افطاری بذریعہ شربت اور مٹھائی کرائی گئی۔

آج بعد نمازِ عشاء مسجد محلہ دار الفضل میں مقامی نیشنل لیگ کور کا ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان - اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے تقاریر کیں - اور نوجوانوں کو کور میں بھرتی ہونے کی تلقین کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عالمِ صغیر اور عالمِ کبیر

"جاننا چاہیئے - کہ انسان بھی ایک عالمِ صغیر ہے - اور عالمِ کبیر کے تمام شیون اور صفات - اور خواص اور کیفیات اس میں بھری ہوئی ہیں - جیسا کہ اس کی طاقتوں - اور قوتوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ہر ایک چیز کی طاقت کا یہ نمونہ ظاہر کر سکتا ہے آفتاب کی طرح یہ ایک روشنی بھی رکھتا ہے - اور ماہتاب کی طرح ایک نور بھی - اور رات کی طرح ایک ظلمت بھی اور زمین کی طرح ہزارہا نیک اور بد ارادوں کا منبت ہو سکتا ہے اور درختوں کی طرح نشوونما رکھتا ہے - اور اپنی قوتِ جاذبہ کے ساتھ ہر ایک چیز کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے - اور ایسا ہی اس کا عالمِ صغیر ہونا اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے - کہ یہ اپنے کشوفِ صادقہ اور رویائے صالحہ کے وقت عالمِ کبیر کی ہر ایک چیز کو اپنے اندر پاتا ہے - کبھی اپنے کشفوں اور خوابوں میں چاند دیکھتا ہے کبھی سورج کبھی ستارے - کبھی طرح طرح کی نہریں اور باغ - اور کبھی آگ اور ہوا وغیرہ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ کبھی اپنے رویائے صالحہ اور کشوفِ صادقہ میں ایسا پاتا ہے کہ آپ ہی سورج بن گیا - یا آپ ہی چاند ہو گیا ہے - یا آپ ہی زمین ہے - جس پر ہزارہا ملک آباد ہیں - پس ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے - کہ انسان بلاشبہ ایک عالمِ صغیر ہے - جو اپنے نفس میں عالمِ کبیر کا ہر ایک نمونہ رکھتا ہے - اور یہ نہایت عمدہ طریق ہے - کہ جب عالمِ کبیر کے عجائباتِ دقیقہ میں سے کوئی سرِ مخفی سمجھ نہ آئے - تو عالمِ صغیر کی طرف رجوع کیا جائے - اور دیکھا جائے - کہ وہ اس میں کیا گواہی دیتا ہے - کیونکہ یہ دونوں عالم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں - اور جس عالم کو ہم نے بجز نیات دیکھ لیا ہے - اس کو ہم دوسرے عالم کی تشخیص کے لئے ایک پیمانہ ٹھہرا سکتے ہیں - اور بلاشبہ اسکی شہادت ہمارے لئے موجب اطمینان ہو سکتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۱۷۳ تا صفحہ ۱۷۵)

۱۲۴۵۵- سید محمد عبدالحمید صاحب
۱۲۴۶۰- امۃ الصغیر بیگم صاحبہ
۱۲۴۶۸- غلام حسین صاحب
۱۲۴۸۶- محمد حیات صاحب
۱۲۴۹۳- چوہدری عصمت اللہ "
۱۲۴۹۶- فضل الٰہی صاحب
۱۲۵۰۱- بہادر خانصاحب
۱۲۵۰۴- مولوی احمد الدین "
۱۲۵۰۶- سیکرٹری صاحب
۱۲۵۰۸- لائبریری
۱۲۵۱۰- محمد منیر خانصاحب
۱۲۵۴۸- محمد اسحٰق صاحب
۱۲۵۵۱- مراد بخش صاحب
۱۲۵۵۲- ڈاکٹر عمرالدین "
۱۲۵۶۴- محمد صادق صاحب
۱۲۵۰۷- غلام محمد صاحب
۱۲۵۷۸- خان ملک صاحب
۱۲۵۸۵- نتھو صاحب
۱۲۵۸۶- غلام احمد صاحب
۱۲۵۸۸- عبدالحکیم صاحب
۱۲۵۹۰- محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۷- منیر خاں صاحب
۱۲۵۹۹- سید ولایت شاہ "
۱۲۶۰۳- چوہدری عبداللہ خان
۱۲۶۰۹- ملک محمد علی صاحب
۱۲۶۱۰- ملک محمد حسین "
۱۲۶۱۳- چوہدری سردار احمد "
۱۲۶۲۱- ایم الیف خاں صاحب

۱۲۶۸۷- بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۸۸- محمد شفیع صاحب
۱۲۶۹۰- مولوی محی الدین صاحب
۱۲۶۹۳- مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۶۹۸- بشیر احمد صاحب
۱۲۷۰۰- مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۵- پریذیڈنٹ صاحب
۱۲۷۱۱- خواجہ کرم الدین "
۱۲۷۱۴- ڈاکٹر عبدالحق صاحب
۱۲۷۱۷- بابو سلامت علی "
۱۲۷۱۹- شیخ جلال الدین "
۱۲۷۲۰- شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۲۱- محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۷- ڈاکٹر شیخ غلام حیدر "
۱۲۷۲۸- محمد الدین صاحب
۱۲۷۳۰- ڈاکٹر عبدالحق صاحب
۱۲۷۳۱- مرزا ابوسعید صاحب
۱۲۷۳۲- مرزا محمد شریف "
۱۲۷۳۴- حکیم سراج الدین "
۱۲۷۳۸- صوفی عبدالرحیم "
۱۲۷۳۹- بابو مولا بخش صاحب
۱۲۷۴۰- بابو محمد شریف صاحب
۱۲۷۴۲- بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۷۴۳- سید بہاول شاہ "
۱۲۷۴۴- مولوی محب الرحمٰن "
۱۲۷۴۵- غلام محمد صاحب ثالث
۱۲۷۵۳- حکیم محمد جمیل صاحب

۱۲۷۵۶- غلام نبی صاحب
۱۲۷۵۷- ملک خدا بخش "
۱۲۷۵۸- محبوب عالم صاحب
۱۲۷۵۹- چوہدری عبدالاحد "
۱۲۷۶۰- شیخ خدا بخش "
۱۲۷۶۱- حکیم محمد حسین "
۱۲۷۷۳- ملک میر احمد "
۱۲۷۸۰- شیخ بشیر احمد "
۱۲۷۸۱- خواجہ محمد صدیق "
۱۲۷۸۲- سپرنٹنڈنٹ "
۱۲۷۸۳- مرزا محمد صادق "
۱۲۷۸۴- رشید الدین صاحب
۱۲۷۸۵- ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
۱۲۷۸۶- چوہدری اسداللہ خان "
۱۲۷۸۷- شمس الدین صاحب
۱۲۷۸۸- شیخ بشیر احمد "
۱۲۷۹۴- چوہدری منظور احمد "
۱۲۷۹۶- ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۰۶- چوہدری غلام علی "
۱۲۸۱۱- حکیم محمد عبدالجلیل "
۱۲۸۱۲- محمد صادق صاحب
۱۲۸۲۲- حافظ مبین الحق "
۱۲۸۲۵- قاضی محمد نذیر احمد "
۱۲۸۲۷- سید محمد اشرف "
۱۲۸۲۸- محمد صفدر صاحب
۱۲۸۳۰- ملک عبدالمجید "
۱۲۸۳۴- عبدالرشید صاحب

۱۲۵۸۷- راجہ عبدالرحمن صاحب
۱۲۶۴۰- کریم بخش صاحب
۱۲۶۵۳- بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۲۶۵۷- محمد شفیع صاحب
۱۲۶۶۳- مولوی چراغ دین صاحب
۱۲۶۶۶- چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۲۶۷۱- محمد عثمان خاں صاحب
۱۲۶۷۶- محمد علی صاحب
۱۲۶۷۷- علی محمد صاحب
۱۲۶۷۸- ایم - اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۷۹- محمد یوسف صاحب
۱۲۶۸۰- مرزا خان صاحب
۱۲۶۸۱- حامد حسین صاحب
۱۲۶۸۵- صدیق احمد صاحب
۱۲۶۸۶- غلام فاطمہ بیگم صاحبہ

ضلع ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

۳- کنال اراضی زرعی دا یک سکنی رقبہ جو سر ڈوعہ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ ومقبوضہ ہے - اور باموقعہ ہے - ۲ رمئی ۱۹۳۶ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے - بولی ختم ہوتے پر ¼ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائے گا - اور بقیہ ¾ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا - ارد گرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پرزور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں -

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا فرماتے ہیں

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

چونکہ یہاں کے دوا فروش یہ جانتے ہیں - کہ طب میں مَیں حضرت مولانا شاہی حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی کا شاگرد ہوں - اس لئے وہ اپنے بعض نسخوں کی تصدیق مجھ سے کرا لیتے ہیں -

حکیم عبدالعزیز صاحب (مالک دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ) نے جب استاذی المکرم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وہ نسخہ تیار کرنا چاہا - جو کہ اٹھراہ کی بیماری کے لئے مشہور ہے - تو اس کے سب اجزا مجھے دکھائے - اور میرے اظہار اطمینان کے بعد میرے سامنے ان سب ادویہ کو آپس میں ملایا - اور اس کے بعد تصدیق کے لئے مجھ سے یہ تحریر لی - اس نسخہ کے تاجر اور بھی ہیں - اور ان میں سے دو کا تو میں خاص طور پر سربراہ اور نگران بھی ہوں - اور وہ حکیم نظام جان صاحب اور میرے دوست مرحوم حکیم عبدالرحمٰن صاحب کا بیٹا حکیم عبدالقدیر صاحب ہیں - خداوند تعالےٰ ان کے ساتھ اس نئے حکیم اور تاجر دوا کو بھی برکت دے - آمین - ۲۱ ۳۶/۴ محمد سرور

قیمت فی تولہ ۱۰/ محصولڈاک علاوہ - اور مکمل خوراک ۱۱ تولے ۱۲ محصولڈاک معاف

دس منٹ میں ہسٹریا کے دوروں کا علاج

"والیومکتا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے - ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنون کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے یہ دوسری بیماریوں کیطرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے - تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں - بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے - دس روز کی دوا کی قیمت ۱۲/ اور تیس دن کی دوائی ۵/ محصولڈاک علاوہ

سی ایل ناما والا پیلس روڈ - بڑودہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو - پی - صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے - اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کیلئے یہ سکول کھلا ہے - گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے - جو ماہوار لی جاتی ہے - پراسپکٹس مفت

(مینیجر)

عجیب و غریب

بجلی کی عینک نئی ایجاد

جرمن سائنس کی نئی ایجاد ہے نہ لیمپ کی ضرورت نہ کسی لالٹین کی ضرورت - رات کو ضرورت کے وقت عینک نکالیں اور آنکھوں پر لگا کر جو کام کرنا چاہیں کریں - کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے - بچہ بوڑھا مرد عورت سب استعمال کر سکتے ہیں - غلط ثابت ہو تو قیمت واپس - سوائے ہمارے دوسری جگہ نہ ملیگی قیمت رعایتی صرف ۱۲/ محصولڈاک ۵/ علاوہ - ملنے کا پتہ

مینیجر دی جرمن ناویلٹی سٹور کراچی شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک قرضہ ایک لاکھ
کیا آپ نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے تفاصیل کیلئے ملاحظہ ہو الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء
ناظر بیت المال

مخزن نعمت
پانچواں ایڈیشن
سینکڑوں بیش بہا ترکیبیں
ضخامت ۱۵۰ صفحات

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شبدیگ۔ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں۔ مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سیویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ ڈبل روٹی بسکٹ۔ باقرخانی ہر طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارے۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی گزک رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار۔ خشخاش شہتوت لیموں۔ صندل۔ بنفشہ۔ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا۔ نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا گوشت کا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور نمبر ۱ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ ۶ ا اونس، پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد ازولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایکماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ر

حب نوازی نمبر ۲ عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مردق ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی نمبر ۳ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ہم ۲ روز کی خوراک۔ قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶ر

ملنے کا پتہ
احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد جار تمغے یافتہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

جبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں۔ عنبر مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درست گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ایسی حالت میں جبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن اور جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ جبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد کمر درد۔ کوہلوں کا درد متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۳ھ

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے موتی یاقوت زمرد زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے حافظہ کو بڑھاتی ہے خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی ہر قسم کے جگر دل کے ورم دور کرتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے اکسیر صفت ہے دل کو قوی بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔

قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ ۳ روپے ۱۲ آنے۔

تریاق معدہ و امعاء یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے درد شکم اپھارہ بدہضمی گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی قے بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کیلئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اسکا ہر گھر میں رہنا از حد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت ۲ اونس کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نورالدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلباؤ ۲۸ اپریل۔ باغیوں نے علاقہ باسک کے پرانے دار الحکومت گورنیکا پر مسلسل بم باری کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ہزار کے قریب بم پھینکے گئے۔ اس کے علاوہ کئی شعلہ زن گولے بھی پھینکے گئے۔ جنہوں نے شہر کو آتشکدہ بنا دیا۔ بے شمار جانیں تلف ہوئیں۔ متعدد بچے اور عورتیں۔ جو بدحواسی کے عالم میں میدانوں میں جمع ہو گئیں نذر آتش کر دی گئیں۔ متواتر ۵½ گھنٹے تک بمباری ہوتی رہی۔ شہر کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ میڈرڈ پر بھی بم باری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں متعدد لوگ ہلاک ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرنیل مولا کے زیر قیادت باغی افواج شہر درانگو میں داخل ہو گئی ہیں۔ باغیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے۔ کہ انہوں نے دو ہزار اشخاص کو اسیر کیا ہے۔

الہ آباد ۲۸ اپریل۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے گزشتہ تین ایام میں ۲۸ گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد موجودہ آئینی تعطل کے متعلق قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ برطانوی وزرا نے اپنے بیانات کے دوران میں کہا ہے۔ کہ کانگرس گورنروں سے اختیارات خصوصی کے عدم استعمال کا جو یقین حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ آئین میں ترمیم کئے بغیر نہیں دلایا جا سکتا اس کے پیش نظر یہ مجلس واضح کر دینا چاہتی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن میں ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ علاوہ ازیں مجلس کو بعض قانون دان اشخاص نے بتایا ہے۔ کہ اس قسم کا یقین موجودہ آئین کے ماتحت دلایا جا سکتا ہے۔ مجلس یہ اعلان بھی کر دینا چاہتی ہے کہ لارڈ زٹلینڈ اور مسٹر بٹلر نے اپنے بیانات میں برطانوی حکومت کی جو پالیسی بیان کی ہے۔ وہ کانگرس کے مطالبہ کو پورا کرنے کے ناقابل ہے۔

بھوپال ۲۸ اپریل۔ جن ۹۳ پٹواریوں نے فعال میں استعفے دئے تھے۔ انہیں اجازت مل گئی ہے۔ کہ وہ اپنے استعفے واپس لے لیں۔ چنانچہ وہ رضامند ہو گئے ہیں۔ اب ان کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بال بچوں سمیت اپنے اپنے حلقوں میں رہیں۔ پٹواریوں کے جن چار لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں بھی رہا کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۲۸ اپریل۔ مسٹر بھوج سنگھ سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہیں ۴۰ ووٹ اور ان کے حریف شیخ عبد المجید سندھی کو ۱۸ ووٹ ملے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آنریبل سر فیروز خان نون کرنل نیل اور سر فریڈرک وائٹ نے آپ کا استقبال کیا۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج شب لاہور کے گنج آباد محلہ مچھی ہٹہ میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں چھ مکان جل کر خاکستر ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کے قریب لگایا جاتا ہے خیال کیا گیا ہے کہ اگر فائر بریگیڈ وقت پر نہ پہنچ جاتا۔ تو گلی کے سارے مکان جل جاتے کامل چھ گھنٹے تک فائر بریگیڈ شعلوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ آخر صبح ۲ بجے کے قریب آگ بجھ گئی۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

پشاور ۲۸ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت سرحد ایک ایسی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ جس کی رو سے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نہری علاقہ میں تعلیم یافتہ بیکاروں کو اراضی دی جائے گی۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ زراعت کی ترقی کے ساتھ دیہاتی زندگی کا معیار بلند کیا جائے۔

پٹنہ ۲۸ اپریل۔ حکومت بہار کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اس وقت صوبہ کے مسائل میں سے سب سے زیادہ اہم زمینداروں کے قرضوں کا مسئلہ ہے۔ قرضوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے جو قوانین وضع کئے جائینگے۔ وہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہونگے۔ (۱) قرضوں کے مصالحتی بورڈ (۲) شرح سود کی حد بندی (۳) ساہوکاروں کا رجسٹریشن اور ان کی نگرانی (۴) زمینوں کے رہن سے متعلقہ بنکوں کا قیام۔

شملہ ۲۸ اپریل۔ سرحد کے متعلق ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی درمیانی رات وادی خیسورہ میں قبائل نے سیکنڈ انفنٹری بریگیڈ پر شبخون مارا لیکن انہیں پسپا کر دیا گیا۔ غنیم کو کافی نقصان جان اٹھانا پڑا۔ اسی طرح ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی رات جالبیر کیمپ پر حملہ کیا گیا تھا لیکن سرکاری افواج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کراچی ۲۸ اپریل۔ آج سندھ اسمبلی میں سر غلام حسین ہدایت اللہ نے وزراء کی تنخواہوں کا بل پیش کیا۔ بل کی رو سے ہر وزیر کی تنخواہیں ۲ ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہم ڈیڑھ ہزار روپیہ لینے پر آمادہ ہیں۔ مزید کہا۔ کہ میں اپنے دوسرے رفقاء کار سے زیادہ تنخواہ لینا نہیں چاہتا۔ بل کی پہلی خواندگی منظور ہو گئی۔ پروفیسر گھنشیام لیڈر کانگرس پارٹی نے ترمیم پیش کی۔ کہ وزراء کو ۵ سو روپیہ ماہوار تنخواہ اور گھر کے کرایہ اور موٹر کے لئے ۳ سو روپیہ ماہوار الاؤنس دینا چاہئے اس کے بعد اجلاس اگلے روز پر ملتوی ہو گیا۔

انٹاریو (امریکہ) ۲۸ اپریل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شدید سیلاب کے باعث جس کی نظیر گزشتہ چالیس سال میں نہیں ملتی۔ شہر انٹاریو کے باشندے سخت مصائب میں گرفتار رہیں۔ ۶ ہزار کے قریب لوگ گھروں سے باہر نکل ... اور ابھی ہزاروں کشتیوں کی قلت کے باعث گھروں میں ہی پناہ گزین ہیں۔ شدید بارش کے باعث پنسلوینیا ... اوہیو۔ میری لینڈ اور ویسٹ ورجینیا کے بعض علاقوں میں سیلاب کا خطرہ درپیش ہے۔ ورجینیا میں ۱۶ اشخاص سیلاب کی نذر ہو گئے۔ مالی نقصان کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔

روما ۲۸ اپریل۔ جنرل گورنگ اور مسولینی کے درمیان ہسپانیہ کی صورت حالات کے متعلق گفت و شنید ہوئی تھی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ باسک کے محاذ پر باغیوں کی فتوحات کی اطلاعات کے پیش نظر انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مزید فیصلہ جات سے قبل ہسپانیہ کے حالات کا انتظار کیا جائے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ دار العوام نے آج کے اجلاس میں میزانیہ کی قرارداد منظور کر لی۔ جس میں قومی دفاع کے سلسلہ میں ترقی منافع کا محصول لگایا گیا ہے۔

امرتسر ۲۸ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۹ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے ... چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ...

لاہور ۲۸ اپریل۔ دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل نے ڈسٹرکٹ و سیشن جج لاہور کے اس حکم کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی دائر کر دی ہے جس کی وجہ سے پیپلز بنک کے مقدمہ غبن کے ملزمان مسٹر کے ایل گابا وغیرہم کو ضمانتوں پر رہا کیا گیا تھا۔ درخواست میں ہائیکورٹ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ ملزمان کی ضمانتیں منسوخ کر کے انہیں جیل میں بھیج دیا جائے۔

لکھنؤ ۲۸ اپریل۔ یو پی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی مجلس عاملہ کے اجلاس ...

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہبِ عالم کی کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں

ایک احمدی مبلغ نے اسلام پر لیکچر دیا اور اہم قرار دادیں پاس کرائیں

آل فیتھس لیگ بمبئی کا پہلا اجلاس ناسک میں ۱۹۳۳ء میں ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد کوئی اجلاس نہ ہو سکا تھا۔ امسال مغربی خاندیس میں بمقام دھولیاں کانفرنس منعقد کی گئی اور دوسرا اجلاس زیر صدارت شری شنکر اچاریہ ڈاکٹر کرت کوٹی ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی منعقد ہوا۔ اسلام کی نمائندگی مولانا عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان نے کی جن کو خاص طور پر نظارت دعوت و تبلیغ نے اسی غرض کے لئے بھیجا۔ کانفرنس کے اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ اپریل کو بڑی شان سے ہوئے ہندوستان کے قریباً تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی طرف سے تقریریں کیں یا مضمون پڑھے۔ ۲۵ اپریل کو جناب نیرؔ صاحب نے انگریزی میں "اسلام ایک احمدی کے نقطۂ نگاہ سے" پر تقریر فرمائی۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور بعض تعلیم یافتہ غیر مسلموں اور صدر صاحب نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ بعض تعلیم یافتہ مرد اور عورتوں نے تو یہاں تک کہا۔ کہ ہم نے پہلی مرتبہ اسلام کے متعلق ایسی تقریر سنی ہے۔

مولانا نیرؔ صاحب کو سبجیکٹ کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا۔ آپ نے دو ریزولیوشن پیش کئے۔ جو کانفرنس میں باتفاق رائے پاس ہوئے۔ پہلے ریزولیوشن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام مذاہب کے واعظین اپنے وعظوں میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک اپنے آپ کو محدود رکھا کریں۔ دوسرے مذاہب پر حملہ نہ کریں اس پر مولانا نیرؔ کی تقریر کو خصوصاً کرشن جی کے متعلق جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر کو بہت پسند کیا گیا۔ دوسرا ریزولیوشن جو پیش کیا گیا۔ یہ تھا کہ ہندو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے جلسوں میں شامل ہوا کریں۔ اور مسلمان دوسرے مذاہب کے بانیوں کے متعلق جلسوں میں شامل ہو کر صلح و محبت کا ماحول پیدا کریں۔ تا دونوں قوموں میں آشتی و محبت پیدا ہو۔

ان ریزولیوشنز کے علاوہ کانفرنس میں یہ بھی پاس کیا گیا۔ کہ صوبہ بمبئی کے وزیر تعلیم کو متوجہ کیا جائے۔ کہ وہ یونیورسٹی کے نصاب میں ایسی کتاب تیار کرا کر شامل کرے۔ جس میں بانیانِ مذاہب کی نسبت محبت پیدا کرنیوالے خیالات ہوں تا منافرت کے جذبات دور ہوں۔ اور یہ بھی قرار پایا۔ کہ آل فیتھس لیگ چھوٹے چھوٹے رسائل۔ مرہٹی۔ ہندی۔ گجراتی۔ اور اردو میں شائع کرے۔ جن میں بانیانِ مذاہب اور ان کی تعلیم کے روشن پہلو دکھائے جائیں۔ تا اغراض کانفرنس کی تکمیل ہو۔ جملہ اجلاسوں میں محبت اور رواداری کے جذبات کا دور دورہ رہا۔ اور نمائندہ احمدیت کے رخصت ہوتے وقت حاضرین نے خاص طور پر محبت کا اظہار کیا۔ نامہ نگار

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی لڑکی اہلیہ شیخ الطاف حسین صاحب کی علالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے (۲) سید محمد ہاشم صاحب ڈوسیلی کا بچہ بعارضہ خسرہ بیمار ہے (۳) میر مہدی حسین صاحب دھلی گردوں میں پتھری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ان سب کی صحت کیلئے دعا کیجائے

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا

ارشاد

اس سے پہلے بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ ہے مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض دوستوں نے مرکزی روپے کو صرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پہونچی تو حضور نے حسب ذیل امور کے رنگ میں اپنے قلم سے تحریر فرمائے۔ جو حضور کے ارشاد کے ماتحت شائع کئے جاتے ہیں۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں بھی پھیل جائے گا۔ اور مذہبی کاموں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داران کو الگ کر دیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔"

ناظر بیت المال قادیان

احمدیہ سپورٹس کلب کے دورہ کی تجویز

احمدیہ سپورٹس کلب کے ممبروں کا ارادہ ہے۔ کہ موسمی تعطیلات میں وہ ایک ایسا دورہ کریں۔ جس میں ایک طرف تحریک جدید کے مطالبہ وقف کے ماتحت ان ایام میں انفرادی تبلیغ کریں۔ مقامی جماعت ہائے احمدیہ کے زیر جلسے منعقد کرا کر لیکچر دیں مباحثات کریں اور لٹریچر تقسیم کریں۔ اور دوسری طرف جہاں ہو تعلیم یافتہ نوجوانوں اور سکولوں اور کالجوں کے طلباء سے ورزشی کھیلوں کا مقابلہ کریں۔

اس وقت پیش نظر یہ پروگرام ہے۔ کہ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر گجرات۔ لالہ موسےٰ۔ جہلم۔ چک لالہ۔ راولپنڈی۔ کیمل پور۔ نوشہرہ۔ پشاور مری اور سری نگر تک دورہ کیا جائے۔ اور واپسی براستہ جموں۔ سیالکوٹ نارووال اور فتح گڑھ چوڑیاں ہو۔ ان مقامات کی احمدی جماعتوں کے صاحبان سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی آرا سے جلد مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے ہاں تبلیغ کا بہترین طریق کیا ہو سکتا ہے۔ تاکہ اس کے مطابق پروگرام بنا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے منظوری پیش کیا جاسکے۔ ان مقامات کے سکولوں کالجوں اور کلبوں کے متعلق بھی اطلاع دی جائے۔ کہ ان میں ورزشی کھیلوں کا سٹینڈرڈ کیا ہے۔ اور کون کونسی کھیلیں

ہیبچ تی عی۔

پرنٹر و پبلشر۔ غلام نبی۔ ضیاء الاسلام